بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L-5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:- یکشنبہ

۲۹ ذوالحجہ سنہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۲۹ ظہور ۱۳۳۳ھش ★ ۲۹ اگست ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۱۲۹

ایسٹ بنگال ریلوے اور اس کے ملازمین کے تنازعہ کے متعلق

پارلیمنٹ نے صنعتی ٹریبونل کے فیصلے منظور کر لئے

کراچی ۲۸ اگست۔ آج پارلیمنٹ نے ایسٹ بنگال ریلوے اور اس کے ملازمین کے جھگڑے کے بارہ میں صنعتی ٹریبونل کے فیصلے بعض ترمیموں کے ساتھ منظور کر لئے۔ آج اس سلسلہ میں وزیر محنت ڈاکٹر اے ایم مالک نے ایک قرارداد پیش کی۔ ڈاکٹر مالک نے صنعتی ٹریبونل کی ۸۲ سفارشوں میں سے ۷۱ سفارشیں جوں کی توں منظور کر لی گئی ہیں۔ ۵ سفارشیں بعض ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی ہیں۔ باقی ۶ کی جگہ بہتر تجویز پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً معطلی کے زمانہ میں اوسط تنخواہ پر ایک ماہ کی رخصت دینے کی بجائے اوسط تنخواہ پر دو ماہ کی رخصت دی جائے گی نیز یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ معطلی کے زمانہ میں گزارہ الاؤنس بھی دیا جائے۔

مسٹر عبدالحمید اور مسٹر نور احمد نے ترمیموں کے ساتھ ٹریبونل کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔ لیکن مسٹر دھریندر ناتھ دت نے کہا۔ کہ کسی فیصلہ کو تبدیل نہ کیا جائے۔ مسٹر نور احمد اور مسٹر دت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ لیبر پالیسی کی پھر سے تشکیل کرے۔

پارلیمنٹ میں سیلاب کی صورت حال پر بحث

کراچی ۲۸ اگست۔ آج پارلیمنٹ میں مشرقی بنگال کے سیلاب . . . . کی صورت حال پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر دھریندر ناتھ دت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال میں اس مرتبہ اتنا خوفناک سیلاب آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا ۱۹۳۱ء اور ۱۹۲۶ء کے سیلابوں میں بھی اتنی تباہی نہ پھیلی تھی۔ جتنی اب کے سیلاب میں پھیلی ہے۔ سیلاب کے بعد وبائی بیماریوں کے پھیلنے کے خطرے کے پیش نظر حکومت کو ان بیماریوں کے انسداد کے لئے موثر کارروائی کرنی چاہیئے۔ جمعرات کو اس مسئلے پر پھر بحث ہوگی۔ اس سے پہلے صدر نے مسٹر دت کی ایک تحریک التواء خلاف قانون قرار دے دی جس میں مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے مسلسل نفاذ پر بحث کی اجازت طلب کی گئی تھی صدر نے کہا کہ قواعد کی رو سے یہ تحریک التواء پیش نہیں کی جا سکتی۔

۴ ممبران نے اس دعوت کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر سے درخواست کی کہ ترکی کی قومی اسمبلی کو بھی ایسی ہی دعوت دی جائے۔

کمیونزم کے مقابلے کیلئے جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا ضروری ہے

جنوب مشرقی ایشیا کے علاقے میں ناپسندیدہ اشخاص کا داخلہ براہ راست حملے سے زیادہ خطرناک ہے

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا انٹرویو

کراچی ۲۸ اگست۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیاء کے مجوزہ ادارے کے متعلق جو کانفرنس فلپائن میں ہو رہی ہے۔ اس میں اس امر پر غور کرنے کا اچھا موقعہ ملے گا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کیا ہے۔ اور اس بارے میں کیا تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جو چند اخباروں کے نمائندوں کو انٹرویو دے رہے تھے کہا کہ منیلا کانفرنس میں شریک ملکوں کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ اس علاقہ کے دفاع پر ملکر غور کریں اور یہ دیکھیں کہ دفاعی مسائل کو حل کرنے کے وسائل کیا ہیں۔ ان وسائل کو کس طرح بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ وزیر خارجہ نے جو سیٹو کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے فلپائن جا رہے ہیں کہا کہ اس علاقے پر حملے کا جو خطرہ ہے۔ اس کا مقابلہ اس طرح نہیں کیا جا سکتا جس طرح مغربی یورپ میں کیا جا سکتا ہے کیونکہ مغربی یورپ کے ممالک آپس میں ملے ہوئے ہیں لیکن جنوب مشرقی ایشیا کا علاقہ بہت پھیلا ہوا ہے اس علاقے کا دفاع کرنے کے لئے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ ایسے ناپسندیدہ اشخاص کے داخلہ کو روکا جائے جو آگے چل کر گڑبڑ اور انتشار کا باعث بنیں۔ کیونکہ ایسے اشخاص کا داخلہ براہ راست حملے سے زیادہ خطرناک ہے۔ آپ نے زور دیا کہ کمیونزم کے مقابلے کیلئے ان ملکوں کو صرف فوجی لحاظ سے مضبوط کرنا ہی ضروری نہیں۔ بلکہ ان کی اقتصادی حالت بھی بہتر کرنی ہوگی۔

ایک امریکی گلوب ماسٹر ہوائی جہاز دو ہیلی کوپٹر طیارے جاپان سے لیکر ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۲۸ اگست۔ آج ایک امریکی گلوب ماسٹر ہوائی جہاز دو ہیلی کوپٹر طیارے لے کر جاپان سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔ یہ ہوائی جہاز اپنے مقررہ وقت سے چوبیس گھنٹے پہلے پہنچا ہے۔ مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہ ہیلی کوپٹر دور دراز کے سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی سامان بھیجنے میں استعمال کئے جائیں گے۔ امریکی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر ہوریس ہلڈرتھ نے بتایا ہے۔ کہ امریکہ عنقریب روزمرہ کے استعمال کی ضروری چیزیں کافی تعداد میں مشرقی بنگال کو مہیا کرے گا۔

پاکستانی پارلیمنٹ کے پندرہ ممبران کو ترکی آنے کی دعوت

کراچی ۲۸ اگست۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر تمیز الدین خان نے انکشاف کیا کہ ترکی کی قومی اسمبلی نے دعوت دی ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ کے پندرہ ممبر بیس دن کے دورہ پر ترکی بھیجے جائیں۔ مسٹر تمیز الدین خان نے کہا۔ کہ یہ دعوت قبول کر لی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس دورے سے دونوں ملکوں کے برادرانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ پارلیمنٹ کے ۴

گورنر جنرل لاہور پہنچ گئے!

لاہور ۲۸ اگست۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مشرقی بنگال کے تین دن کے دورہ کے بعد آج دوپہر کے ایک بجے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے۔ ہوائی اڈے پر اعلیٰ حکام اور ممتاز شہریوں نے آپکا استقبال کیا۔

ہندوستانی عوام پرتگالی ہند کے متعلق زیادہ دیر تک صبر نہیں کر سکینگے

بمبئی ۲۸ اگست۔ گوا کانگرس کے صدر نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان کے حامی رضاکاروں کی تحریک اگر ٹھنڈی پڑ گئی۔ تو عوام زیادہ دیر تک صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور ان علاقوں کو ہندوستان

مراکش کے معزول سلطان کی بحالی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (مانڈیز فرانس)

رباط ۲۸ اگست۔ مراکش کے قوم پرست لیڈروں نے کہا ہے کہ جب تک سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کو بحال نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک مراکش میں ہنگامے اور مظاہرے جاری رہیں گے ایک قوم پرست لیڈر نے کہا ہے کہ ہماری انجمن کا مقصد یہ ہے کہ مراکش کے لئے مکمل آزادی اور خود مختاری حاصل کی جائے اور فرانسیسی اور ہسپانوی مراکش کو ایک کر دیا جائے۔ ادھر پیرس میں فرانس کے وزیراعظم موسیو مانڈیز فرانس نے کہا ہے کہ معزول سلطان کی بحالی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

... بحال کرنے کے لئے لڑائی شروع ہو جائے گی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۸ اگست (بوقت نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

"رات حضرت میاں صاحب سو نہیں سکے۔ پیٹ میں نفخ کی جو تکلیف تھی اب اسے آرام ہے۔ روزانہ ٹمپریچر ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے"۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلامُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

تین شخص جن کے لیے دوہرا ثواب ہے

عن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتاب اٰمن بنبیّہٖ واٰمن بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم والعبد المملوک اذا ادّی حق اللہ تعالیٰ وحق موالیہ ورجل کانت عندہٗ اَمَۃ فادّبھا فاحسن تادیبھا وعلّمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوّجھا فلہ اجران۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں۔ جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا۔ دوسرے وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا۔ اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا۔ اور تیسرے وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ وہ اس کی اچھی تربیت کرے۔ اور اسے اچھا علم سکھائے۔ پھر اسے آزاد کرے۔ اور اس سے شادی کرلے۔ اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

خدمت دین کا موقع بار بار میسر نہیں آیا کرتا

فرمایا:۔ "یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ جو میں نے کہا۔ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔"

"یاد رکھو! خدمتِ دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔"

تحریک جدید کے دفتر اول کے جہاد میں جن احباب نے انیس سال تک متواتر قربانی کی ہے۔ ان کی قربانیوں کی یادگار ایک کتاب میں شائع کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ تا یہ یادگار زمانہ میں قائم رہے۔ ایسی فہرست بن رہی ہے۔ اگر آپ کے ذمہ کوئی بقایا ہے۔ تو وہ ادا کرکے اپنا نام اس فہرست میں درج کرالیں۔ اور بقایا ارسال کرتے وقت کوپن پر تصریح کریں۔ کہ کس سال کا ہے۔ تا اس سال میں درج ہوکر فہرست میں نام آجائے۔ اگر آپ کو سال یاد نہ ہو۔ تو لفظ "تحریک جدید سابقہ بقایا" لکھ دیں۔ دفتر خود اس سال بقایا والے میں اندراج کرے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جامعۃ المبشرین کی تعمیر شروع ہوگئی

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر کراچی و سندھ سے ایک روز پہلے تین اینٹوں پر جو جامعۃ المبشرین کی عمارت کی بنیاد میں رکھی جانے والی تھیں۔ دعا فرمادی تھی۔ مناسب تیاری کے بعد وکالت التعلیم تحریک جدید کی طرف سے مورخہ ۲۵؍اگست کو جامعۃ المبشرین کی تعمیر شروع ہوگئی ہے۔ وکالت التعلیم کی سکیم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے پرانے مبلغ حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ والی تینوں اینٹیں بطور بنیاد رکھیں۔ پھر ایک ایک اینٹ مندرجہ ذیل اصحاب نے رکھی۔ (۱) حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ (۲) حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت (۳) حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب (۴) حضرت مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے پروفیسر جامعۃ المبشرین (۵) ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ بعد ازاں تمام حاضرین نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو جلد مکمل فرمائے اور جن اعلیٰ مقاصد کے پیش نظر اسے تعمیر کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو بہتر طور پر پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ جامعۃ المبشرین محلہ دارالعلوم (ج) میں تعلیم الاسلام کالج اور ہائی سکول کے مغرب میں بن رہا ہے۔ میں ان تمام احباب سے جنہوں نے اس عمارت کی تعمیر کے دائمی ثواب میں حصہ لینے کے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک رقوم ادا نہیں فرمائیں۔ درخواست

(باقی ۳)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناجائز غضب سے بچنا تقویٰ کی ایک شاخ ہے

"سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگالے۔ کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں۔ یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے۔ کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے۔ کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے۔ اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔" (ملفوظات)

حیات نور رضؓ کا ایک ورق

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے بیان کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب ہم نے کشمیر چھوڑا ہے۔ تو ہم پر ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ قرض تھا۔ وہ قرض بھی خدا نے ہمیں توفیق دی۔ اور ہم نے قادیان میں اتار دیا۔

ملک صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ طب کی فیس تو الگ رہی۔ حضورؓ دوائیاں بھی لوگوں کو اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔ جو طالب علم حضور کے پاس رہتے تھے۔ ان کا خرچ بھی خود برداشت کرتے تھے۔ مجھے تعجب ہوتا تھا۔ کہ اتنا بڑا قرض کس طرح ادا ہوگیا۔ ملک غلام محمد صاحب مالک، فلور ملز قصور نے کہا۔ میں بتاتا ہوں۔ کہ یہ قرض کس طرح ادا ہوا۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کے کشمیر چھوڑنے کے بعد ایک شخص مہاراجہ کشمیر کے پاس گیا۔ اور جنگل کا ٹھیکہ مانگا۔ مہاراج نے کہا۔ مولوی صاحب کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ یہ ٹھیکہ ہم اس شرط پر دیتے ہیں۔ کہ تمہیں جو نفع ہو۔ اس کا نصف مولوی صاحب کو دینا ہوگا۔ اس نے یہ شرط منظور کرلی۔ اسے پہلی دفعہ دو لاکھ روپے نفع ہوا۔ وہ ایک لاکھ روپیہ لے کر قادیان حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ ریاست کا ہمارے ذمہ قرض ہے۔ وہ ادا کردو۔ چنانچہ اس نے وہ روپے خزانہ سرکار کشمیر میں آپ کی طرف سے جمع کرا دیئے۔ دوسری دفعہ اسے ایک لاکھ نوے ہزار روپیہ نفع ہوا۔ وہ پچانوے ہزار روپیہ لیکر حضور کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ روپے بھی میرے قرض کے سلسلہ میں کشمیر کے سرکاری خزانہ میں جمع کرادو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ تیسری دفعہ وہ پھر نفع لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ اس روپے پر ہمارا کوئی حق نہیں۔ یہ تم رکھو۔ اس نے کہا۔ اگر مہاراج کو پتہ لگ گیا۔ کہ یہ روپیہ میں نے آپ کو نہیں دیا۔ بلکہ خود رکھ لیا ہے۔ تو وہ مجھے کولہو میں پلوا دیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ پہلی رقم اللہ تعالےٰ نے ہمارا قرض ادا کرنے کے لئے بھیجی تھی۔ یہ رقم تم رکھو۔ ہم مہاراج کو نہیں بتائیں گے۔ عبدالوہاب عمر دواخانہ نورالدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے نیک بنائے۔ اور اپنا قرب عطا فرماوے۔ اور مجھے اپنے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران کرے۔ خاکسار ناصر احمد ظفر احمدی چہور ۱۱۷؁ ضلع شیخوپورہ۔ (۲) میری باجی بشریٰ قائم بنت ملک مظفر احمدؐ صاحب نے مڈل گرلز کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے وظیفہ لیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ آئندہ بھی میری باجی کو اور ہم دونوں بھائیوں کو نمایاں کامیابی عطا کرے۔ ملک منیر احمد مظہر راولپنڈی

ــم کرتا ہوں۔ کہ وہ اب بہت جلد اپنے اپنے وعدہ کی رقم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بحساب امانت تعمیر جامعۃ المبشرین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ ظہور ۱۳۳۳ھش

اندرونی سکون کی ضرورت

اس وقت مسلمان اقوام خواہ سیاسی طور پر آزاد ہوں۔ یا محکوم ایک بحرانی دور سے گذر رہی ہیں۔ جو مسلمان آزاد نہیں۔ اور ایسے ممالک میں آباد ہیں۔ جہاں غیر مسلم اقوام کا غلبہ ہے۔ اگرچہ ان کے مسائل کی نوعیت ان مسلمان اقوام سے علیٰحدہ ہے۔ جو اپنے وطنوں میں آزاد ہیں۔ مگر آخر الذکر مسلمان اقوام کے مسائل بھی اس وقت اتنے آسان نہیں۔ جتنے کہ بعض آزاد مغربی اقوام کے ہیں۔ ان پر بھی طاقتور مغربی اقوام کا تاریک سایہ پڑا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بھی بہت سی بیرونی اور اندرونی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ اور جس بحرانی دور سے اس وقت مسلمان گزر رہے ہیں۔ وہ ان کی صورت میں بھی خطروں سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ان آزاد مسلمان اقوام نے عقلمندی سے کام نہ لیا۔ تو وہ تصادم جو غیر مسلم طاقتور اقوام میں نمودار ہونا لازمی ہے۔ ڈر ہے کہ آزاد مسلمان اقوام بھی اس کی زد میں آکر نعوذ باللہ بالکل تباہ نہ ہو جائیں۔

اس مسئلہ کی واضح صورت یہ ہے۔ کہ مغربی طاقتور اقوام نے تمام دنیا کو اپنے اثرات کے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ چونکہ مسلمان اقوام مادی طاقت میں کمزور ہیں۔ اس لئے وہ ان اثرات سے بچ نہیں سکتیں۔ جب تک کہ خود مسلمان اقوام کے اندر ٹھوس مقابلہ کی قوتیں ابھر نہ آئیں۔ اور وہ ایک ایسی چٹان نہ بن جائیں۔ جس پر دریا کے بلاخیز طوفان اثر نہ کر سکیں۔

اس سوال کا مشکل ترین پہلو یہی ہے۔ کہ مسلمان کس طرح ایسی چٹان بن سکتے ہیں۔ کہ جو طوفانوں کی زد سے اگر بچ نہ سکے۔ تو کم سے کم اس میں اتنا ٹھوس پن ہو۔ کہ اپنی بنیاد پر قائم رہے۔ یہ ایک نہایت اہم سوال ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلم اقوام کا یہی بنیادی سوال ہے۔ جس کو فرداً فرداً اور مجموعی طور پر مل کر تمام مسلم اقوام کو حل کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ خوف ہے کہ ان طوفانوں میں ان کا کہیں پتہ بھی نہ لگے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کی حالت وہی ہو جائیگی۔ جو اس وقت وسط ایشیا کی مسلم اقوام کی حالت ہے۔ کہ وہ بخارا جو کبھی اسلام کا عظیم مرکز تھا۔ آج اشتراکی الحاد کا گڑھ بنا ہوا ہے۔

یہ تو ناممکن ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان اقوام تمام دنیا سے الگ ہو کر اپنی ترقی و بہبودی کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ ایسا تو پہلے ادوار میں بھی ممکن نہیں تھا۔ موجودہ دور میں تو ایسا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اگر مسلمان اقوام موجودہ بحرانی دور میں عقلمندی اور ہوشیاری سے کام لیں۔ تو کم از کم وہ اپنے اندرونی معاملات میں ایک ایسا موقف اختیار کر سکتی ہیں۔ کہ جو ہر ایسے ملک کو ایک ناقابل ریخت و شکست چٹان بنا سکے۔

ہم اسلامی ملکوں کو اسلامی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ اس کے رہنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے۔ اور مسلمان وہ ہیں جنہوں نے ان الدین عند اللہ الاسلام۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔ کے اصول کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے مسلم قوم کی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ قوم جس کے افراد دین اسلام کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اسلامی ملک کی تعریف یہ ہوگی۔ کہ وہ ملک جس میں اکثریت ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے دین اسلام کو اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ مسلم قوم اور مسلم ملک کی ایک سیدھی سادی اور موٹی تعریف ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر مسلم قوم اور مسلم ملک کی یہ سادہ تعریف پیش نظر رکھی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس قوم یا اس ملک کی اکثریت میں جو باہمی۔ نسلی۔ لونی۔ قبائلی۔ مقامی وغیرہ اختلافات ہوں گے۔ وہ ضمنی یا فروعی اختلافات ہوں گے۔ یہ تو ایک اصولی بات ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مغربی اقوام کے زیر اثر تمام مسلم اقوام خواہ وہ اسلامی ممالک میں رہتی ہوں۔ یا غیر مسلموں کے تسلط میں ہوں۔ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے کسی قدر مختلف امتیازی گروہوں میں بٹ گئی ہوئی ہیں۔ ہم یہاں صرف علمی طبقات کے لحاظ سے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ عوام جو ہیں وہ حسب حال انہی گروہوں کے زیر اثر سمجھے جائیں گے۔ چنانچہ ایک گروہ ان اہل علم کا ہے۔ جن کی تعلیم و تربیت خالص مشرقی علوم کی تحصیل تک محدود ہے۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کی تعلیم خالص مغربی علوم کے مطابق ہوئی ہے۔ جس طرح ہم پہلے گروہ کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ مغربی علوم سے بالکل نابلد ہے۔ اسی طرح دوسرے گروہ کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ وہ مشرقی علوم سے بالکل کورا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اس وقت آزاد اسلامی ممالک میں جو سیاسی جدوجہد ہوئی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو بیداری ان ممالک میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کا زیادہ تر کریڈٹ نئی تعلیم کے اہل علم کو ہی جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ مشرقی علوم کے اہل علم کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس میں لیڈنگ پارٹ نئی تعلیم والوں ہی نے ادا کیا ہے۔ اس لئے اکثر ان آزاد اسلامی ممالک کی باگ ڈور بھی انہی کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ اور وہ حکومت کا کاروبار انہی طریقوں سے چلانا چاہتے ہیں۔ جن کا علم انہیں نئی تعلیم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔

یہ ایک بڑا وسیع سوال ہے۔ جس کے ہر پہلو پر اس مختصر نوٹ میں جائزہ نہیں لیا جا سکتا۔ ہم آسانی کے لئے مصر کی مثال لیتے ہیں۔ آج کل مصر کی عنان حکومت ایک فوجی کونسل کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے متعلق ہمیں یہ مان لینا چاہیئے۔ کہ اس کے ارکان مشرقی علوم خاصکر دینی علوم میں ماہر نہیں ہیں۔ مگر ہم ان پر یہ الزام نہیں لگا سکتے۔ کہ وہ اسلام کے ہی منکر ہیں۔ اور ان کو اسلام سے ذرا محبت نہیں ہے۔ دیگر مذہبی یا سیاسی جماعتوں کے علاوہ مصر میں ایک نوخیز جماعت ہے۔ جو اخوان المسلمین کہلاتی ہے۔ اس جماعت کا ادعا ہے۔ کہ اسلامی قانون کو وہی سمجھتی ہے۔ اور مصر میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اقتدار ان کے ہاتھ میں دیا جائے۔ اس پارٹی کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام اور سیاست ایک ہی چیز ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک کی عنان حکومت متقیوں کے ہاتھ میں ہو جو عملاً وہ اپنی جماعت کے ارکان ہی کو سمجھتے ہیں۔ ہونی چاہیئے۔

یہ تو درست ہے۔ کہ اسلام سیاست کے لئے بھی اصول پیش کرتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ کہ اسلام سیاسی قوت کے بغیر کسی کو متاثر ہی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ مصر کے برسر اقتدار افراد خواہ اسلامی علوم کے اتنے ماہر نہ ہوں۔ جس قدر کہ اخوان المسلمین کے ارکان ہیں۔ مگر بہر حال وہ مسلمان ہیں۔ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے ہی کرتے ہیں۔ ان کو کسی طرح اسلام کے مخالف نہیں کہا جا سکتا۔ مگر اخوان المسلمین نے اسلام کے نام پر جداگانہ پارٹی بنا کر مسلمانوں کے اندر بالکل ہی ایک ناواجب معاندت پیدا کر دی ہے۔ جس سے ملک کی رفتار ترقی پر یقیناً اثر پڑ رہا ہے۔

اسکی وجہ اخوان المسلمین کی بدنیتی نہیں کہی جا سکتی۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام سے محبت نہیں رکھتے۔ اس کے باوجود ان کا طریق کار ایسا ہے۔ جس سے ملک میں سوا فتنہ و فساد۔ ابتری اور خانہ جنگی کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

موجودہ حکومت نے انہیں سیاست سے الگ ہو کر عوام کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنے کی پیشکش کی تھی۔ ورنہ ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائیگا۔ جو دوسری سیاسی پارٹیوں کے ساتھ کیا گیا۔ اس پر اخوان المسلمین دو گروہوں میں بٹ گئی تھی۔ ایک وہ گروہ جو سیاست سے الگ ہونے پر بظاہر رضامند تھا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پارٹی بھی محض وقت ٹلانا چاہتی تھی۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ گذشتہ جنوری میں حکومت نے اس کے اکثر ارکان کو جیل میں بھیج دیا۔ اگرچہ چھ ماہ بعد انہیں رہا کر دیا۔ مگر اب پھر وہی صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔

ہمیں ذاتی طور پر اس کا سخت رنج ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ محض اقتدار کے لئے مسلمان باہم دست و گریبان ہوں۔ اور اس کی وجہ سے ملک میں بدامنی پھیلے۔ اور آپس کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے اسلامی ممالک نقصان اٹھائیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کرنل ناصر نے جو ان پر الزامات لگائے ہیں۔ کہ وہ طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے برطانیہ سے سازش کی تھی غلط ہے۔ چلو ہم مان لیتے ہیں۔ کہ یہ الزامات غلط ہی ہوں گے۔ سوال یہ ہے۔ کہ حکومت ان کے کیوں خلاف ہے۔ کیوں ان پر پابندیاں لگانا چاہتی ہے۔ ہم اس کے جواب میں یہ سننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ کرنل ناصر ڈکٹیٹر بننا چاہتے ہیں۔ اور اخوان المسلمین اس میں حائل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ انہیں اسکی سزا دینا چاہتے ہیں۔ ... کرنل ناصر کی حکومت سے پہلی مصری حکومتیں بھی اخوان المسلمین کے طریق کار سے اختلاف کرتی رہی ہیں۔ اور ان پر پابندیاں عائد کرتی رہی ہیں۔ اور انہیں جیل بھیجتی رہی ہیں۔ اس لئے حقیقت یہی ہے۔ کہ اخوان المسلمین کا طریق کار سخت قابل اعتراض ہے۔ جو ہر ملکی حکومت کے خلاف سازشیں کرتی رہتی ہے۔ اور ہر وقت اسے کوستی رہتی ہے۔ اور ملک میں ایسی بے چینی قائم رکھتی ہے۔ جس سے بہت سے قومی اور ملی کاموں میں ناحق رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اگر اخوان المسلمین یہی وقت قوم کی تعلیم و تربیت میں صرف کرے۔ تو اس سے ملک و قوم کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

لاہور ۲۷ اگست۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ معتمد نے ماہانہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم خورشید احمد صاحب نے مجلس لاہور کی چند مشکلات بیان فرمائیں۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر نے سالانہ اجتماع سے متعلق چند ضروری امور خدام کے سامنے رکھے۔ بعدہٗ مکرم چودھری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اور نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ اجلاس میں مجلس شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب بھی ہوا۔ سب سے آخر میں گذشتہ سہ ماہی میں اول آنے والے حلقہ کو جھنڈا دیا گیا۔ گذشتہ سہ ماہی میں حلقہ بھاٹی گیٹ اول سلطانپورہ دوم اور دہلی دروازہ [?] وزن باغ سوم رہے ہیں۔ مختلف مقابلہ جات میں اول دوم سوم ۴ رہنے والے خدام کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور امتحان توضیح مرام میں کامیاب ہونے والے طلباء کو سندات تقسیم کی گئیں۔ اجلاس نماز عصر تک جاری رہا۔ (معتمد خدام الاحمدیہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز

حضور کی نماز کے متعلق جو کچھ میں تبلا سکتا ہوں۔ وہ ظاہری باتیں کھڑا ہونے اور رکوع و سجود کے متعلق ہیں۔ نماز کا اصل اور روح تو وہ اندرونی تعلق ہے۔ جو انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے۔ کہ تو نماز کو اس طرح پڑھ۔ کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم اس یقین اور ایمان اور دھیان کے ساتھ پڑھ کہ خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

اسلامی نماز کی خصوصیّت

اسلامی نماز میں ایک خصوصیت ہے جو دنیا بھر کے اور کسی مذہب کی عبادت میں نہیں پائی جاتی۔ وہ خصوصیت محویت اور ہمہ وجوہ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جانا ہے۔ ایسی توجہ تام کہ اور کسی چیز کا خیال اور دھیان باقی نہ رہے۔ مجھے مختلف مذاہب کی عبادتگاہوں میں جانے اور لوگوں کو عبادت کرتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے

غیر مذاہب کی نمازیں

یہود کو میں نے دیکھا ہے کہ بیت ایل میں دعا کر رہے ہیں۔ ادھر ادھر دیکھتے اور ایک دوسرے سے گفتگو بھی کرتے رہتے ہیں اور نماز بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ عیسائیوں کے گرجوں میں تو عبادت کے وقت باہر آنا جانا اور کئی قسم کی باتیں کرنا سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کے لوگوں کو میں نے سیلون میں دیکھا ہے۔ وہ بھی عبادت کے اندر اوروں سے بات چیت کر لیتے ہیں بلکہ تبت کے بدھوں نے تو کمال کر دیا ہے کہ وہ کسی ندی میں چرخہ سا گاڑ دیتے ہیں جو پانی کے زور سے چلتا رہتا ہے۔ اور اس کے چلنے میں ان کی عبادت ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ بازار میں سودا بیچ رہے ہوں۔ ان کی عبادت میں کچھ فرق نہیں آتا۔

ہندوؤں کی عبادت کا یہ حال ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ریاست جموں میں تھے۔ اور میں بھی ان کے ذریعہ سے جموں کے ہائی سکول میں مدرس ہو گیا تھا۔ ایک دن حضرت مولوی صاحب موصوف نے دیکھا کہ مہاراجہ کے وزیر اعظم بہت سی مثلیں اٹھائے ہوئے مہاراجہ بہادر کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کو معلوم تھا کہ یہ وقت سرکار کی پوجا کا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کو کہا۔ کہ اس وقت تو سرکار پوجا میں ہیں آپ ایسے وقت میں مثلیں لے جا رہے ہیں۔ اور سرکار کو پوجا پر قریباً دو گھنٹے لگا کرتے ہیں وزیر اعظم صاحب ہنسے۔ اور فرمانے لگے۔ مولوی صاحب آپ کو کیا معلوم۔ پوجا کس طرح ہوتی ہے۔ سرکار تو ایک چوکی پہ چپ چاپ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور برہمن لوگ ان کے ارد گرد گھومتے رہتے اور منتر پڑھتے اور مورتیوں کے آگے چڑھاوا رکھتے جاتے ہیں۔ وہی برہمن سرکار کے لئے سب کام پوجا کا کر دیتے ہیں اور سرکار کو بالکل فرصت ہوتی ہے۔ اور ہمارے واسطے مثلیں پیش کرنے اور دستخط کرانے کا بہت اچھا موقعہ ہوتا ہے کیونکہ اور کوئی مخل نہیں ہوتا اور ہم اطمینان کے ساتھ کام کر لیتے ہیں۔ یہ ہندوؤں کی عبادت ہے۔ جس کے دوران مثلیں بھی پیش ہو سکتی ہیں

حقیقت نماز

غرض کسی مذہب کی عبادت میں ایسی محویت تام نہیں جیسی کہ اسلام میں ہے کہ جب ایک مسلمان کانوں پہ ہاتھ رکھکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور کانوں پر ہاتھ رکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب میں دنیا اور ما فیہا کے خیالات اور تفکرات کو چھوڑ کر اور ان سے بیزار ہو کر اللہ تعالےٰ کی طرف یکسوئی اختیار کرتا ہوں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کسی پہ کوئی الزام لگتا ہے۔ اور اسے ناراضگی سے کہا جاتا ہے کہ کیوں میاں کیا تم نے یہ کام کیا ہے۔ تو وہ کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے کہ نہیں جی میرا تو اس کام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح مومن احاطۂ نماز میں داخل ہونے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے۔ کہ اب میرا دنیا اور اس کے معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں اپنے خدا کے دربار میں اپنے مالک حقیقی سے باتیں کرنے جا رہا ہوں۔ اور اللہ اکبر کہکر وہ ایسی محویت میں پڑ جاتا ہے۔ کہ نہ دائیں دیکھتا ہے۔ اور نہ بائیں نگاہ کرتا ہے کوئی اسے بلائے تو اس کا جواب نہیں دیتا کوئی السلام علیکم کہے تو اسے وعلیکم سلام نہیں کہتا نہ کسی کی طرف دھیان کرتا ہے۔ نہ کسی کی بات سکتا ہے۔ گویا وہ اس دنیا میں رہا ہی نہیں۔ اس دنیا کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا۔ یہی سبب ہے کہ جب نماز ختم ہوتی ہے۔ تو نمازی دائیں اور بائیں کہتا ہے۔ السلام علیکم۔ السلام علیکم تو وہ شخص کہا کرتا ہے۔ جو باہر سے نیا آدمی جماعت میں آتا ہے۔ نماز پڑھنے والا بھی چونکہ دنیا سے چلا گیا تھا۔ اور اپنے خدا کے پاس پہونچ گیا تھا۔ اس واسطے وہ کہتا ہے۔ کہ لو بھائی اب ہم واپس آ گئے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ اسلامی نماز کی حقیقت ہے۔ جو تبتّل الیہ تبتیلا (یعنی سب سے قطع تعلق کرکے صرف خدا کی طرف متوجہ ہو جانے کی حالت اپنے اندر پیدا کئے ہوئے ہے)

پس نماز کے اندر انسان کو جو خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تو کوئی بیان ہو نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

راز محبت من و او فاش گر شدے
بسیار تن کہ جان بفشاندے برایں درم

اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا جو محبت کا تعلق ہے۔ وہ ایک خفیہ اسرار اور پوشیدہ راز ہے۔ جو کسی پہ ظاہر نہیں ہوا۔ اگر وہ ظاہر ہو جاتا تو بہت سے لوگ میرے اس دروازے پر اپنی جان فدا کر دیتے۔ ایسا ہی ایک شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خاتم النبیین محمد المصطفےٰ صلعم کے متعلق کہا ہے۔ فرماتے ہیں اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضمون بیان کیا ہے اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسول پاک سرور دو عالم محمد مصطفےٰ صلعم کا جو مرتبہ اور مقام مجھ پہ ظاہر ہوا ہے اس کا میں کسی سے ذکر بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ذکر کروں تو لوگ سمجھ نہیں سکیں گے۔ اور ان کے فہم تک ان کی رسائی نہ ہو سکے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو نماز پبلک میں پڑھتے تھے۔ وہ مختصر ہوتی اور آپ کی آواز اونچی نہ ہوتی تھی۔ لیکن جو نماز آپ علیحدگی میں پڑھتے تھے۔ اس میں انکی آواز بلند ہو جاتی۔ اور دعا کے الفاظ میں تکرار فرماتے مثلاً اھدنا الصراط المستقیم کئی کئی بار دہراتے ــــ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمرے کے بہت قریب سکونت رکھا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نماز میں رونے کی آواز اس طرح سنا کرتا ہوں۔ جس طرح دیگ میں پانی کھول رہا ہوتا ہے۔

اختلاف کے متعلق اصول

اس قسم کے فقہی اختلافات کے متعلق کہ مثلاً ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا ناف پہ اور رفع یدین کی جائے یا نہ کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہ تھا کہ مختلف فقہائے جو استدلال قرآن و حدیث سے کئے ہیں [illegible] کو جائز قرار دیتے تھے کیونکہ در اصل یہ سب باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور یہ اختلاف امتی رحمۃ کے ماتحت سب درست ہیں۔ ان کی وجہ سے آپس میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ جو جس طرح پسند کرتا ہے اسکو پڑھنے دیں۔ اور اعتراض نہ کریں۔

ایک دفعہ ایک صاحب جو پہلے شیعہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وغیرہ پڑھ کر اور حضور کے حالات دیکھ سن کر اس یقین پر قائم ہو گئے کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ اور انہوں نے حضور کی بیعت کرکے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہونا چاہا۔ مگر بیعت کرنے سے قبل انہوں نے دریافت کیا کہ میں باپ دادا سے شیعہ ہوں۔ اور اہل تشیع کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ اور انہی کے عقائد پہ قائم ہوں۔ کیا میں باوجود شیعہ رہنے کے داخل احمدیت ہو سکتا ہوں۔ تو حضور نے اسے فرمایا کہ آپ صحابہ کو کبھی سب نہ کریں۔ اگر سب کیا کرتے ہیں۔ تو اسکو بالکل ترک کر دیں۔ باقی امور میں آپ شیعہ مذہب کے طریق پر قائم رہ کر احمدی ہو سکتے ہیں۔ گو احمدی ہو جانے کے بعد وہ صاحب رفتہ رفتہ سنی ہی ہو گئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں یہ اجازت دے دی تھی۔ کہ مثلاً نماز میں ہاتھ بجائے باندھنے کے ہاتھ لٹکا کر نماز پڑھ لیا کریں جیسا کہ شیعہ اصحاب نماز پڑھتے ہیں۔

تکبیر اولی

پہلی اللہ اکبر کے وقت آپ کانوں کی طرف ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ مگر آپ کی انگلی کانوں کے ساتھ لگتی نہ تھی۔ بلکہ دونوں ہاتھ کانوں کے قریب پہونچ کر پھر نیچے ہو جاتے اور سینے پر اس طرح ہاتھ باندھتے۔ کہ دایاں ہاتھ بائیں کلائی کے اوپر وسط کلائی سے ذرا اوپر بائیں کونی کے قریب ہوتا تھا۔ مگر کہنی تک نہ پہنچتا تھا۔ بعض اہل حدیث اصحاب دائیں ہاتھ سے بائیں کہنی کو پکڑ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ بھی ایسا کرتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طریق نہ تھا۔ بعض اہل حدیث سینہ پر ہاتھ بہت اونچے لے جاتے ہیں۔ اور حنفی اصحاب ناف پر بعض ناف سے بھی نیچے ہاتھ باندھتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ اعتراض نہ کرتے تھے۔

(باقی صفحہ پر)

شفاعت کے حصول کیلئے شفیع کاملؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کی ضرورت

از مکرم احمد صادق محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پانچ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ "اعطیت الشفاعۃ" کہ مجھے شفاعت کا ارفع مقام حاصل ہوا ہے۔ اور ایک دوسری جگہ آپؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی۔ تو اسوقت وہ تمام دوسرے لوگوں سے مایوس ہوکر میرے پاس آئیں گے۔ اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائیگی

شفاعت حصولِ نجات کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ اس بات کو یہود اور مشرکین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جس نوعیت کی شفاعت اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ دیگر مذاہب کی مزعومہ شفاعت سے مختلف ہے۔ یہود نے شفاعت کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ ہم اس دنیا میں نیک عمل کئے بغیر ہی شفاعت حاصل کرلیں گے۔ نصاریٰ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے تمام گناہوں کے لئے مسیحؑ کفارہ ہوگئے۔ اب خواہ وہ نیک عمل کریں یا نہ کریں۔ وہ جنت میں جائیں گے۔ لیکن اسلامی تعلیم دربارہ شفاعت ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک ہے۔ نہ ایسا غلو کرتی ہے کہ انسان گناہوں پر بے باک ہوجائے۔ اور نہ اس کا انکار کرکے انسان کو مایوسی میں ڈالتی ہے۔ لیکن شومئ قسمت سے مسلمانوں کا اکثر حصہ حقیقی اسلامی تعلیمات سے قطعی طور پر بے خبر ہے۔ اور شفاعت کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے نہایت ہی دور جا پڑا ہے۔ اور افراط کی راہ میں بھٹک رہا ہے۔ چنانچہ یہ گمان ان کے دماغوں میں چھا گیا ہے کہ حصولِ شفاعت کے لئے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہر وہ شخص جو دین اسلام کو ماننے کا دم بھرتا ہے۔ اور ساتھ یہ ایمان رکھتا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بروز قیامت اپنے ہر امتی کی شفاعت فرمائیں گے۔ اسے شفاعت و حصول نجات کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ خیال یا نظریہ اسلامی تعلیمات کی روح کے بالکل منافی ہے۔ اور شفاعت کے بارہ میں حقیقی اسلامی نظریہ سے کوسوں دور ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ضد و مخالف ہے۔ جس نے مسلمانوں کو بے عملی و تن آسانی کا خوگر بنا رکھ دیا ہے۔ اور اسلام کو بھاری نقصان پہونچایا ہے۔

شفاعت کی اصل حقیقت اور اس کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے میں یہ بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے لئے منجملہ دیگر خصوصیات کے شفاعت کو بھی ایک خصوصیت قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ دوسرے انبیاء اور اولیاء بھی قیامت کے روز مقام شفاعت سے حصہ پائیں گے جیساکہ یہ آیتہ کریمہ دلالت کرتی ہے۔ کہ

ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ یعنی وہ (انبیاء) صرف اسی کی شفاعت کریں گے جس کے لئے اللہ تعالےٰ پسند فرمائے گا۔ مگر ان کے مقام شفاعت کی کیفیت و کمیت بہت ادنیٰ و کمتر ہوگی۔ اس مقام شفاعت کے مقابلہ میں جو آنحضرتؐ کو عطا ہوگا کیفیت کے لحاظ سے اس طرح کہ آنحضرتؐ کے خاتم النبیین و افضل الانبیاء ہونے کی وجہ سے آپؐ کی شفاعت کی قدر و قیمت بہت زیادہ گراں ہوگی۔ چنانچہ ایک حدیث بھی ہے جو آنحضرتؐ کے شفاعت میں اس مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ ایک لمبی حدیث ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن جب لوگ نہایت کرب و اضطراب کی حالت میں ہونگے تو وہ آپس میں مشورہ کے بعد علی الترتیب حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسےٰؑ اور پھر عیسےٰؑ (علیہم السلام والصلوٰۃ) کے پاس شفاعت کے لئے حاضر ہوں گے۔ مگر وہ سب ہی اپنی اپنی معذوری ظاہر کریں گے۔ لیکن جب وہ سب سے مایوس ہوکر آنحضرتؐ کی خدمت میں آئیں گے۔ اور آ کر کہیں گے کہ یا محمدؐ!

انت رسول اللّٰہ وخاتم الانبیاء و غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ"۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں عرش کے تلے آؤنگا۔ اور اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اس کے آستانہ پر اپنا سر رکھدونگا تو مجھ پر محامد اور حسنِ تعریف میں سے ایک ایسا حصہ کھولا جائے گا۔ جو مجھ سے قبل کسی پر نہیں کھولا گیا۔ اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ

اے محمد (صلعم)! اپنا سر اٹھا اور مانگ تجھے دیا جائے گا اور شفاعت کر، تیری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور کہوں گا۔ "یا ربّ امّتی، یا ربّ امّتی، یا ربّ امّتی، تو اللہ تعالےٰ فرمائیگا کہ یا محمد ادخل من امتک من لاحساب علیہ من الباب الایمن من ابواب الجنۃ"

کہ میں تیری امت میں سے ایک ایسے حصے کو جن پر کہ (آج) کوئی حساب و کتاب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے باب ایمن (برکت والا دروازہ) میں سے گذارتے ہوئے داخل کروں گا۔"

(ترمذی جلد ثانی باب الشفاعۃ من ابواب صفتہ القیامۃ)

اور اسی طرح بلحاظ کمیت کے بھی آپؐ کو شفاعت میں ایسا ارفع مقام حاصل ہوگا۔ جس میں دوسرا کوئی شریک نہ ہوگا۔ اور وہ آپؐ ہی کی خصوصیت ہوگی۔ یعنی جس کثرت سے لوگوں کی شفاعت کا آپؐ کو اذن دیا جائے گا۔ وہ اوروں کو نہیں عطا ہوگا۔ اسلئے ایک جگہ آپؐ فرماتے ہیں کہ " انی مکاثر بکم الامم" کہ "میں قیامت کے روز تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا"۔ تو فخر آپؐ دو ہی وجہ سے فرمائیں گے۔ ایک یہ کہ دوسری امتوں سے آپؐ کی امت کے لوگ تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ اور دوسرے یہ کہ دوسری امتوں کی نسبت آپؐ کی امت کے لوگ زیادہ نجات یافتہ ہوں گے۔ کیونکہ قیامت کے دن جو روز جزا و سزا ہے۔ فخر کی صورت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جب امت محمدیہ کے افراد جہاں تعداد میں زیادہ ہوں۔ وہاں وہ اسلام اور محمد رسول اللہؐ کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں جس کے نتیجہ میں وہ بروز جزا و سزا نجات یافتہ قرار پائیں گے۔ پس آپؐ کی امت کی مجموعی تعداد کی کثرت کے ساتھ نجات یافتہ لوگوں کی بھی دوسری امتوں کے مقابل میں کثرت ہوگی۔ اور جیساکہ آگے یہ بیان کیا جائے گا۔ کہ شفاعت نجات کی راہوں میں سے ہی ایک راہ ہے جو ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی عملی حالت باوجود کوشش و نیت کے کمزور رہ گئی ہوگی۔

اسلامی شفاعت کیا ہے؟ اس کی شناخت کے لئے سب سے پہلے شفاعت کے لغوی معنوں کا بیان کردینا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ شفاعت کے لغوی معنی یہ ہیں کہ:۔ (اول) طلب اعانت (دوم) کامیابی کے لئے کوشش (سوم) جوڑا بنانا اس طور پر کہ اپنی مثل کو ساتھ ملانا۔

پس عربی زبان کے لحاظ سے لفظ شفاعت کے مذکورہ معنوں کے مطابق انبیاءؑ کی شفاعت کی کیفیت واضح ہوگئی۔ یعنی انبیاء کو اپنے کمزور متبعین کی مدد اور ان کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور خاص توجہ کریں گے یا جو ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کچھ کمی رہ گئی ہے۔ اسے اپنے ساتھ ملائے جانے کی سفارش کریں گے۔ پس یہ ایک مقام ہے۔ جو انبیاء کو ان کے اللہ تعالےٰ اور اس کی مخلوق سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے بحسب مراتب عطا ہوگا۔ تو شفاعت کے اب تک یہ معنے ہوئے۔ کہ جو انبیاء کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا رہا ہے اسے اپنے ساتھ بذریعہ سفارش ملا لیں گے۔ بلحاظ لغت شفاعت کے معنے ہمیں معلوم ہوگئے۔ اب بلحاظ عقل اسے پرکھتے ہیں۔ تو عقلی طور پر سفارش کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:۔

(۱) بحیثیت دوسرے پر غالب ہونے کے ماتحت سے سفارش کرنا جیسے کوئی بڑا افسر اپنے ماتحت کے نام کسی کے لئے سفارشی خط لکھدے۔

(۲) بحیثیت رتبے میں برابر ہونے کے اپنے ہم رتبہ سے کسی کی سفارش کرنا۔

(۳) اپنے ذاتی علم کی بناء پر کسی کی سفارش کرنا۔ جب کہ جس سے سفارش کی جارہی ہے۔ اسے حالات کا علم نہ ہو۔ جیسے کوئی بادشاہ سے کسی محتاج کی اپنے ذاتی علم کی بناء پر سفارش کرتا ہے۔ کیونکہ بادشاہ سب کے تمام حالات سے واقف نہیں۔

(۴) ایک شخص جو کسی کے عزیزوں میں سے ہے۔ اپنے محبت کرنے والے سے کسی کی سفارش کرتا ہے۔ جس پر وہ اس عزیز کی سفارش اس لئے قبول کرلیتا ہے کہ تا اس کی عزت و احترام کا اظہار ہو۔

ان چاروں قسم کی سفارشوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ۔ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء۔ وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض۔ ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم ○ یعنی "کون ہے جو اس کے حضور میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے۔ کیونکہ وہ تو ایسی زبردست ہستی ہے۔ جو لوگوں کے اگلے اور پچھلے حالات کا علم رکھتی ہے اور وہ ایسی پاک ذات ہے کہ اس کے علم میں سے کسی بات کو لوگ پا نہیں سکتے۔ سوائے اس امر کے جسے وہ چاہے کہ ان کو علم ہوجائے۔ اور اس کی یہ شان ہے کہ تمام آسمان اور زمین اس کی حکومت و اقتدار میں ہے اور یہ کہ ان کی حفاظت اور نگہبانی اسے کچھ بھی تھکاوٹ میں نہیں ڈالتی۔ کیونکہ وہ بلند و بالا ہے" (باقی)

ستاروں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش

(۲)

اسی طرح دیگر سیاروں کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۴۰۰ سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ جو ۷۵۲ فارن ہائٹ کے برابر ہے۔ اور کم سے کم ۱۵۰ سنٹی گریڈ تک رہتا ہے جو ۲۳۸ فارن ہائٹ کے برابر ہے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب زمین پر جہاں ہم رہتے ہیں۔ درجہ حرارت ۵۹ سے ۶۰ سنٹی گریڈ تک پہنچتا ہے۔ جو ۱۳۸ سے ۱۴۰ فارن ہائٹ کے برابر ہے۔ تو زیست کو نہ برداشت خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جینے کے امکانات مفقود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان حالات میں بآسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آیا حرارت کا یہ درجہ انسانوں کو زندہ بھی رہنے دیتا ہے۔ یا انہیں سیاروں پر انسانی آبادی کا سوال تو بعید کی بات ہے۔

انسانی زیست کا دوسرا اہم جزو فضا میں آکسیجن کی موجودگی ہے جو چاند کی دنیا میں مکمل طور سے غائب رہتی ہے۔ سیاروں میں بھی اکثر یہی حالت طاری رہتی ہے۔ آکسیجن کی عدم موجودگی بھی ہماری اسی رائے کی حمایت کرتی ہے۔ جو ہم درجہ حرارت کا جائزہ لینے کے بعد قائم کرتے ہیں اس سلسلہ میں میکسیکو یونیورسٹی نے ڈاکٹر ہیوبرٹس سٹرگ ہولڈ کی ایک کتاب The green and Red planet شائع کی تھی۔ جن میں سیاروں پر انسانی زندگی کے امکانات پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ یہ تبصرہ ایک بیالوجسٹ کے نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آکسیجن انسانی زندگی کے بقاء کے لئے کتنا اہم ہے۔ اور اس کا ہماری زندگی میں کیا عمل دخل ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کہ آکسیجن کی موجودگی یا عدم موجودگی کا انحصار درجہ حرارت اور ہوا کے دباؤ پر ہے۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہوا کے دباؤ میں کمی یا بیشی سورج سے قریب یا دوری پر منحصر ہے۔ انسانی زندگی کا سیاروں میں کیسے امکان ہو سکتا ہے؟ اس سوال پر غور کرنے سے قبل ہمیں ان لوازمات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ لوازمات ہم کن ذرائع سے کن حالات کے اندر حاصل کر سکتے ہیں۔ سٹرگ ہولڈ کے خیال میں اگر ہم سیاروں پر نباتات کی موجودگی کے امکانات پر غور کریں۔ تو شاید کسی نتیجے پر پہنچ جائیں۔ مگر اس سوال پر جس پر ہم سوچ بچار کر رہے ہیں۔ سوچنا بے سود ہے۔ اور نتیجہ قطعی غیر متوقع۔ سٹرگ ہولڈ کی رائے یہ ہے۔ کہ سیاروں کی فضا اس قدر دھندلی ہے۔ کہ ہم خوردبین کے ذریعہ بھی اس کا مشاہدہ بڑی مشکل سے کرتے ہیں اس لئے کسی کامیاب نتیجے کی توقع نہیں کی جا سکتی

اس کا یہی خیال اس کی رہنمائی فزیالوجی کے نقطۂ نگاہ کی جانب کرتا ہے۔ جس کی موجودگی میں سے یہ بات ماننے سے انکار نہیں۔ کہ سیاروں پر نباتات کا ہونا ممکن ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ سیاروں میں انسان کی موجودگی سے انکار کرتا ہے اور نباتات کی موجودگی کا قائل ہے جس کے لئے وہ ایک معقول وجہ جواز پیش کرتا ہے۔ وہ سیاروں پر حیوانات کی معمولی تعداد کی موجودگی سے بھی انکار نہیں کرتا لیکن جہاں تک سیاروں پر انسانی آبادی کے امکانات کا تعلق ہے۔ وہ نہیں۔ خالصتہ تصوراتی بتاتا ہے۔ اس نظریے کی وقعت اس کے نزدیک وہم و گمان سے زیادہ نہیں اب دنیا کے ماہرین علم ہیئت اور سائنسدان حضرات کا بہت بڑا طبقہ اپنی توجہات اب پیچیدہ مسئلے پر مرکوز کر چکا ہے۔ جون کے اخیر اور جولائی کے آغاز میں سیارے اور دیگر اجسام فلکی ۱۹۲۱ء سے زمین سے قریب تر ہو چلے ہیں۔ زمین اور سیاروں کے درمیانی فاصلے کا اندازہ چالیس کروڑ میل ہے۔ اس سلسلے میں ایک بین الاقوامی کمیشن موقع سے فائدہ اٹھانے کی جد و جہد میں مصروف ہے۔ ہر بر اعظم میں سیاروں سے متعلق مشاہدات کی تجاویز بنائی گئی ہیں۔ ان مشاہدات میں دنیا کے چیدہ ممالک حصے رہے ہیں۔ نتیجہ ان کی مشترکہ مساعی اور متفقہ مشاہدات کا حامل ہو گا۔

یہ کمیشن ڈاکٹر ڈی۔ سی سلیفر کی قیادت میں کام شروع کرے گا۔ امریکہ کی قومی جغرافیائی سوسائٹی نے اپنے مشاہدات کی کامیابی کے لئے جنوبی افریقہ کے ایک مقام کو منتخب کیا ہے۔ ان کے خیال میں وہاں سے مشاہدات کی کامیابی کا قوی امکان ہے اس مقام کو بلوم فونٹین کہا جاتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ سیارے دوران گردش میں ہر رات اس مقام کے عین اوپر سے گذرتے ہیں۔ بہت سے مغربی ممالک میں بھی اس بات کی توقع ہے۔

اس مہم کو شروع کرنے سے پہلے ہر مقام پر سیاروں کے فوٹو لینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں یہ فضاء پر سیاروں کے اثر معلوم کرنے کے لئے ایجاد ہی ہیں۔ تا کہ ان کے ڈھانچوں کا صحیح اندازہ کر کے کوئی کامیاب قدم اٹھایا جا سکے۔ جو سیاروں سے متعلق ہماری معلومات میں قابل قدر اضافے کا موجب ہو۔ امید ہے۔ کہ اس مہم کی کامیابی فطرت کے بہت سے پُر اسرار رازوں کا پردہ فاش کرے گی (ماخوذ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

انتخاب نائب صدر خدام الاحمدیہ کے متعلق

ایک ضروری اعلان

اس وقت تک دفتر کی طرف سے انتخاب نائب صدر مرکزیہ کے متعلق جو اعلانات شائع ہوئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ انتخاب نائب صدر کے بارہ میں حضور کی طرف سے جو ہدایت موصول ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"آئندہ سال کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع پر یا اگر کسی وجہ سے وہ نہ ہو۔ تو علیحدہ نوٹس دے کر مختلف شہروں کے قائدوں کو جمع کر کے ان سے نام تجویز کرائے جائیں۔ اس مجلس میں معتمدین مرکزیہ بھی شامل ہوں گے چھ نام وہ تجویز کریں جن میں سے نائب صدر اول اور نائب صدر دوم منتخب کئے جائیں گے۔"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر باہر سے نام منگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نام موقعہ پر تجویز ہوں گے۔ اس لئے نائب صدر کے انتخابات کے متعلق جس قدر اعلانات پہلے ہو چکے ہیں انہیں منسوخ سمجھا جائے۔ مجالس اس کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ نائب صدر کے انتخاب کے لئے موقعہ پر ہی نام تجویز ہوں گے۔ (نائب ہیڈ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سکرٹری صاحبان مال متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تمام سیکرٹریان مال عموماً اور شہری اور قصباتی سیکرٹریان مال خصوصاً رسیدات کاربن سے کاٹا کریں مروجہ رسید بکوں پر اس کا یہ طریق ہے۔ کہ رسید کے نچلے حصہ کو کاٹ کر اوپر والے حصہ اور مثنیٰ رسید کے درمیان کاربن رکھ کر رسید کاٹی جائے۔ رقم کا اندراج ہندسوں اور لفظوں دونوں میں کیا جائے۔ آئندہ طباعت کے وقت کاربن پیپر والی رسید بکیں چھپوائی جائیں گی۔ (ناظر بیت المال)

تحریک خاص — اور — احباب جماعت

جماعت کی مالی مشکلات کے پیش نظر نمائندگان مجلس مشاورت نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ آئندہ تین سال کے لئے جماعت سے چندہ تحریک خاص موصی احباب سے دو پیسہ فی روپیہ کی شرح سے اور غیر موصی احباب سے ایک پیسہ فی روپیہ کی شرح سے وصول کیا جائے۔ اور یہ چندہ لازمی ہو۔ اس بناء پر آپ کی جماعت کی طرف سے ماہوار مرکزی چندہ کے ہمراہ تحریک خاص کا چندہ بھی وصول ہونا چاہیئے۔

حضرت اقدس نے یہ تحریک خاص حالات کے ماتحت جاری فرمائی ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے پیش نظر جماعتوں سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا بجٹ تحریک خاص جلد از جلد بھجوائیں۔ اور اس کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔ سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والے عہدیداران کے نام حضرت اقدس کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

بے روزگار احمدی نوجوان متوجہ ہوں

ایسے بے روزگار احمدی نوجوان جو صنعتی کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور ایک ماہ کی مفت ٹریننگ کے بعد سو ڈیڑھ سو روپے ماہوار تک کمانے کے قابل بننا چاہتے ہوں۔ تو وہ منیجر دفتر الفضل سے معلومات حاصل کریں۔ ٹریننگ کے بعد انہیں کام بھی مہیا کیا جائے گا۔

خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء۔ (نائب معتمد ربوہ)

فرقہ پرست جماعتوں کے بعض عناصر کا نظام آباد کے فساد میں ہاتھ تھا

حیدر آباد اسمبلی کے مخالف ممبروں کے تحقیقاتی وفد کا بیان

حیدر آباد ۲۸ ر اگست : رفساد کرانے کے خیال سے غیر سماجی عناصر نے نظام آباد میں گاندھی جی کے مجسمے پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا ۔ یہ اعلان حیدر آباد اسمبلی کے مخالف ممبران کے ایک وفد نے کیا ہے جس نے نظام آباد کا دورہ کیا تھا ۔ ان لوگوں نے جو بیان جاری کیا ۔ اس میں کہا گیا ہے ۔ ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ۔ کہ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ناقابل معافی سستی ، غفلت اور بے پرواہی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ ضلع کلکٹر بھی حالات کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہا ہے ۔

ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہم کو وہ پاکستانی جھنڈا دکھانے سے انکار کر دیا ۔ جو اس کے قول کے مطابق مجسمے سے برآمد ہوا پایا گیا تھا اس نے جب اس جھنڈے کو مجسمے سے الگ کیا ۔ تو کوئی پنچ نامہ بھی مرتب نہیں کیا ۔ اراکین وفد نے بتایا ۔ کہ ان کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی فرقہ پرست جماعتوں سے تعلق رکھنے والے عناصر اور اسی قسم کے بعض دوسرے عناصر جو کانگرس میں شامل ہیں ۔ ان حادثات کی پشت پر ہیں ۔ ان میں سے بعض لوٹ مار ۔ آتشزنی اور غنڈہ گردی میں پیش پیش رہے ۔

منیلا میں جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق کانفرنس

واشنگٹن ۲۸ ر اگست : منیلا میں ۶ ستمبر کو جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی دفاع کے متعلق آٹھ ملکوں پر مشتمل جو کانفرنس ہو رہی ہے ۔ اس میں امریکہ کی طرف سے چوبیس اشخاص پر مشتمل وفد وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلس کی سرکردگی میں حصہ لے گا ۔ اس وفد میں ری پبلکن پارٹی کے سینیٹر مسٹر ایچ الیگزینڈر اسمتھ اور ڈیموکریٹک پارٹی کے سینیٹر مائیک مین فیلڈ بھی مشیروں کے طور پر شامل ہیں ۔

آٹھ ملکوں کے نمائندوں کی اس کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی دفاع کے متعلق غور و خوض ہوگا ۔ تاکہ جنوب مشرقی ایشیا اور جنوب مغربی بحرالکاہل [illegible] میں امن کے لئے مضبوط اقدامات کئے جائیں ۔

فلپائن میں امریکہ کے سفیر ریمنڈ اے سپر وانس اور محکمہ دفاع کے نائب امیر البحر آرتھر سی ڈیوس خاص مشیر ہوں گے ۔ منیلا میں امریکی سفارت خانہ کے قونصلر ولیم ایس ۔ بی لیسی بھی مشیر کے طور پر کام کریں گے ۔ ڈگلس میکارتھر دوم وفد کے ناظم ہوں گے ۔ وفد کے باقی اراکین میں محکمہ خارجہ امریکہ کے مشرق بعید کے معاملات کے ماہرین شامل ہیں ۔

آبنائے فارموسا میں ایک برطانوی جہاز پر گولہ باری

ہانگ کانگ ۲۸ ر اگست : برطانوی مال بردار جہاز "ایجلکد ا" پر پرسوں رات آبنائے فارموسا میں ایک جزیرہ کی ساحلی توپوں نے گولہ باری کی مذکورہ بالا جہاز کے ایجنٹوں نے یہاں اس خبر کی تصدیق کی لینتا ون جی ۔ دی لوم سیزن سپرنٹنڈنٹ آف ریلمین اینڈ کمپنی اور ایجنٹوں نے بیان کیا کہ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا آیا اس گولہ باری سے جہاز کو کوئی مالی یا جانی نقصان پہنچا ۔ کپتان مذکور نے اس واقعہ کے متعلق مزید بیان دینے سے انکار کیا ۔

لندن میں جہاز مذکور کے ایجنٹوں نے بیان کیا ۔ کہ یہ جہاز جائز طور پر تجارتی مال لے جا رہا تھا ۔ اور برطانوی حکومت نے اس کو تجارت کے لئے لائسنس دے رکھا ہے ۔

امرتسر میں بارش!

امرتسر ۲۸ ر اگست : کل شام یہاں ۵ ہفتے کے بعد بارش ہوئی ۔ بارش سے پہلے آندھی آئی ۔ دھان کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے ۔

بچوں کی نئی بیماری پُراسرار نہیں ہے

لکھنؤ ۲۸ ر اگست : لکھنؤ اور جمشید پور میں پُراسرار بیماری کے مریض بچوں کی حالت کی تحقیقات کرنے کے بعد اب یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ یہ بیماری پُراسرار نہیں ہے ۔ اس سلسلہ میں تحقیقات کے بعد میڈیکل ریسرچ کونسل کی ایک سب کمیٹی نے بتایا ۔ کہ یہ بیماری پہلے بھی پھیلتی رہی ہے ۔ لیکن اس بار اس کا زور زیادہ رہا ۔ اس بیماری کے علاج کے لئے انٹی بایوٹک دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں ۔

برطانوی ٹریڈ یونینوں کا وفد چین جائیگا

لندن ۲۸ ر اگست : یہاں کے ایک اخبار "ڈیلی ورکرز نیوز" کی اطلاع کے مطابق برطانوی ٹریڈ یونینوں کا ایک وفد اس موسم خزاں میں حکومت چین کی دعوت پر چین کا دورہ کرے گا ۔ اخبار مذکور نے اس سلسلہ میں مزید بتایا ۔ کہ یہ دعوت بظاہر مختلف یونینوں کو دی گئی ہے ۔ لیکن ٹریڈ یونین کانگرس کے افسروں کا کہنا ہے ۔ کہ انہیں اس دعوت کے متعلق کوئی علم نہیں ہے ۔

اس صدی میں اتنا تباہ کن سیلاب اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا

دو کروڑ نفوس اور ۳۵ ہزار مربع میل علاقہ سیلاب سے متاثر ہے

کلکتہ ۲۸ ر اگست : ہندوستان کے زرخیز ترین علاقے یعنی گنگا اور برہم پتر کی وادی میں ایک ہزار میل طویل علاقہ جو آسام کے شہر سادیا سے یو۔ پی کے شہر دیوریا تک پھیلا ہوا ہے ۔ اس علاقہ کے کم و بیش ۲ کروڑ نفوس سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ۔ اس صدی میں اتنا تباہ کن سیلاب پہلے نہ آیا تھا ۔ مشرقی ہمالیہ میں سخت بارش کے ساتھ جولائی کے آخری ہفتہ میں اس علاقہ میں سیلاب آیا تھا ۔ ابھی طغیانی کا پانی خشک بھی نہ ہوا تھا ۔ کہ حالیہ بارش کے باعث پھر سیلاب آگیا ۔ اگرچہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۶۰ سے زیادہ نہیں ہے ۔ لیکن مالی نقصان کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکا ہے ۔ خیال ہے کہ کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہوگا ۔

اس وقت جن دریاؤں میں طغیانی ہے ۔ ان کے نام یہ ہیں ۔ آسام میں برہم پتر اور اس کے معاون مغربی بنگال میں تیستا ۔ تورسا ۔ بہار میں کوسی بھاگ متی ۔ گنڈک اور گنگا کی دوسری معاون ندیاں مشرقی بنگال میں پدما ۔ میگھنا ۔ تیستا لکھیا ۔ زیریں برہم پتر اور دوسری معاون ندیوں میں طغیانی ہے ۔ سیلاب کا اثر ۳۵ ہزار مربع میل پر ہوا ہے آسام میں بارہ ہزار مربع میل پر ۔ مشرقی بنگال میں ۱۰ ہزار مربع میل پر ۔ بہار میں ۱۰ ہزار مربع میل پر اور مغربی بنگال میں تین ہزار مربع میل پر اس کا اثر ہوا ہے مشرقی بنگال میں ایک کروڑ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ بہار میں ۷۰ لاکھ اور باقی آسام اور مغربی بنگال میں سیلاب کا شکار ہوئے ہیں ۔ آسام ریل تک ایک ماہ سے بیکار ہے ۔ آسام سے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بھی منقطع ہے ۔ آسام کا باقی ہندوستان سے رابطہ اس وقت صرف ہوائی جہازوں اور وائرلیس کے ذریعہ سے ہے ۔ (الجمعیۃ)

برطانوی کتب خانوں کیلئے روسی کتابیں

لندن ۲۸ ر اگست : مستشرقین کی ۲۳ ویں بین الاقوامی کانگرس کے اجلاس میں روسی نمائندوں نے اعلان کیا کہ روس برطانیہ کے تین کتب خانوں کے لئے کئی سو کتابیں ہدیۃً پیش کرے گا ۔ یہ اجلاس کیمبرج میں گذشتہ منگل کو ہوا تھا

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کیلئے ۳۶ ہزار روپے کے مزید عطیات کا اعلان

لاہور ۲۸ اگست: مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے آج مشرقی بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کے اجلاس میں ۳۶۰۰۰ روپے کے مزید عطیات کا اعلان کیا گیا۔ یہ اجلاس پنجاب سول سکریٹریٹ میں سردار عبد الحمید خان دستی کی زیر صدارت ہوا۔

کمیٹی نے جو کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس کی رفتار کا جائزہ لیتے ہوئے سردار دستی نے کہا۔ کہ کئی اضلاع میں غیر سرکاری امدادی کمیٹیاں قائم کی جا چکی ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت تمام میونسپلٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور مارکیٹ کمیٹیوں کو اپنے فنڈوں میں سے مناسب رقوم دینے کی اجازت دے دی ہے اور یہ رقوم اُن کے جائز خرچ میں شمار ہوں گی۔

سب کمیٹی نے بتایا۔ کہ پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی کے زیر اہتمام سب شہروں قصبوں میں لاہور کی دو سو خواتین گلی گلی بازار بازار پھر کے چندہ جمع کریں گی۔ ۳ ستمبر کو تمام تعلیمی اداروں کے سربراہوں کا ایک اجلاس بھی کیا جائے گا۔ جس میں طلبہ اور تعلیمی اداروں کی طرف سے مناسب امدادی تدابیر کے بارے میں غور کیا جائے گا۔

اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ مغربی پاکستان میں امداد و بحالی کی کرسچین کونسل کمیٹی نے چرچ ورلڈ سروس نیو یارک کی منظوری سے پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کو ۵۰۰۰ پونڈ خشک دودھ دینے کی پیشکش کی ہے۔ تاکہ اسے مشرقی بنگال میں فوراً استعمال کیا جا سکے۔ اس دودھ کی قیمت ۳ لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۸ اگست: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۲.۹ اور کم سے کم ۷۹.۴ تھا۔ موسمی اطلاع کے مطابق موسم معمولی طور پر گرد آلود رہیگا اور کل کے درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہو جائیگا۔

مصری کابینہ میں اختلاف کا خطرہ دور ہو گیا

قاہرہ ۲۸ اگست: مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے میجر صلاح سالم اور ونگ کمانڈر جمال سالم کا جھگڑا سلجھا دیا ہے۔ مصری وزیر اعظم کے ان دو مشہور رہنماؤں کے جھگڑے کی وجہ سے مصری کابینہ کی دو پارٹیوں میں بٹ جانے کا جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ اب دور ہو گیا ہے۔ جھگڑے کی وجہ یہ تھی۔ کہ ونگ کمانڈر جمال سالم نے اپنے بھائی صلاح سالم کے حالیہ دورہ عراق پر نکتہ چینی کی تھی۔

میجر صلاح سالم نے جو قومی رہنمائی کے امور کے وزیر ہیں نکتہ چینی کی بناء پر استعفا دیدیا تھا۔

پاسپورٹ حاصل کرنیوالوں کیلئے ضروری ہدایت

لاہور ۲۸ اگست: حکومت پنجاب کے دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کئی ایک خود ساختہ ایجنٹ لوگوں سے پاسپورٹ اور سفر کی دیگر دستاویزات جلد حاصل کرانے کا وعدہ کر کے اُن سے معاوضہ لیتے ہیں۔ لوگوں کو یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ پاسپورٹوں کے سلسلہ میں براہ راست پاسپورٹ آفس لارنس کلب دبالمقابل سول سیکرٹریٹ سے رابطہ پیدا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز

(بقیہ صفحہ ۴)

اور کئی اصحاب اپنے پرانے طرز کے مطابق اس مسجد میں ہاتھ باندھتے تھے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی کو روکتے نہ تھے۔ مگر حضور کا اپنا طریق عمل وہی تھا۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ تکبیر اولیٰ کے بعد آپ سبحانک اللّٰھم اور سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور اگر آپ خود امام ہوتے۔ تو سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھنے کے وقت بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔ اور اگر امام کے پیچھے ہوتے۔ تب بھی سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسے وقت میں جماعت میں شامل ہو جبکہ امام رکوع میں چلا گیا ہو اور مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا موقعہ نہ مل سکا ہو۔ تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایسے شخص کی وہ رکعت بغیر سورۃ فاتحہ کے بھی پوری رکعت سمجھی جائے گی۔

کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۲۹ منٹ پر اور غروب آفتاب ...

بھارت اپنے مسائل کو چھوڑ کر دوسروں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

پنڈت نہرو کی خارجہ پالیسی پر ڈاکٹر امبیدکر کی شدید نکتہ چینی

نئی دہلی ۲۸ اگست: ڈاکٹر امبیدکر سابق وزیر بھارت نے کل ایوان تحت میں بھارت کی خارجہ پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا۔ کہ بھارت پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑانے کا عادی بن چکا ہے۔ وہ دوسرے ملکوں کے مسائل حل کرنے میں مصروف ہے۔ لیکن اپنے مسائل کو حل کرنا نہیں چاہتا۔

آپ نے کہا۔ کہ بھارت مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بھارت کی خارجہ پالیسی روسی پالیسی کا چربہ ہے۔ بھارت روس کی بڑی طرفداری کرتا ہے۔ لیکن روس کی طرف سے خود جو اسے خطرہ ہے۔ وہ اسے نظر انداز کر رہا ہے۔ بھارت کے اس طرز عمل سے روس کی ہوس ملک گیری کو تقویت پہنچ رہی ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی ادارے کے بارے میں بھارت کا طرز عمل نامعلوم ہے۔ بھارت اس لئے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی مذاکرات میں حصہ لینے سے کترا رہا ہے۔ کہ اس کے طرز عمل کو روس میں برا سمجھا جائے گا۔

پنڈت نہرو نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ بھارتی عوام کا رجحان درست نہیں۔ وہ بھارت کی اصل حیثیت سے اس کو زیادہ بڑا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے گوا کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گوا کے بارے میں صرف مناسب قدم اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ایسا اقدام غیر دانشمندانہ ہے۔ جس کی وجہ سے بھارت مشکلات میں گھر جائے۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا رہا کر دیئے گئے

الہ آباد ۲۸ اگست: الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ کے فیصلے کے مطابق کل پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو رہا کر دیا گیا۔ انہوں نے اپنی اپیل میں یو۔پی کے خصوصی اختیارات ایکٹ کے سیکشن ۳ کو جس کے تحت گذشتہ ماہ اُن کی گرفتاری عمل میں آئی تھی چیلنج کیا تھا۔

... ان پر آبیانے کی شرح میں اضافے کے خلاف ایجی ٹیشن کو ہوا دینے کا الزام تھا۔ ڈویژن بنچ نے فیصلے میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اپیل کنندہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ وہ حکومت سے ۵۰۰ روپیہ بطور ہرجانہ وصول کرے۔

شنگھائی ۲۸ اگست: چین میں برطانوی لیبر پارٹی کا وفد بذریعہ طیارہ پیکنگ سے کل یہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے چین کے سیلاب زدہ علاقہ پر ۸۰۰ میل تک پرواز کی۔